Session 8th
No 530
Date 20-08-2019
Department E&SE

توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 530

منجانب: آسیہ صالح خٹک صاحبہ رُکن صوبائی اسمبلی

میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ جو طلبہ وطالبات O Level یا A Level کا امتحان پاس کر لیتے ہیں ان کے لئے حکومت نے کالج میں داخلے کے لئے Equivalency سرٹیفکیٹ لینا لازمی قرار دیا ہے اس کے لئے حکومت نے اسلام آباد میں IBCC کا ایک دفتر کھول رکھا ہے جس میں ایک ڈائیریکٹر اور ایک ڈپٹی ڈائیریکٹر سارے پاکستان کا بوجھ اٹھاتے ہیں جس کی نارمل فیس 2000 اور ارجنٹ فیس 4000 روپے ہے، میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ہمارے صوبے کے سٹوڈنٹس اور والدین بھی Equivalency Certificate اسلام آباد سے حاصل کرنے میں سخت ذہنی اور معاشی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں اور صوبہ ایک اہم سورس آف ریونیو سے محروم ہو جاتا ہے، IBCC کا ریجنل دفتر BISE, پشاور میں بھی موجود ہے مگر اس کے پاس Equivalency Certificate دینے کا اختیار نہیں ہے لہذا میری حکومت سے التجا ہے کہ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کے توسط سے خیبر پختونخوا کے سٹوڈنٹس کو O Level اور A Level کے امتحانات پاس کرنے کے بعد Equivalency Certificate بنانے کا اختیار دیا جائے تاکہ سٹوڈنٹس اور والدین کو مزید ذہنی اور معاشی مشکلات سے بچایا جا سکے۔

Session 8th
No 544
Date 22-08-2019
Department Home

توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 544

منجانب: محمد عبدالسلام صاحب رُکن صوبائی اسمبلی

میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت پی کے 53 مردان یونین کونسل خزانہ ڈھیری کے گاؤں جانباز نری سے 11 اگست 2019 کو شام 6 بجے کے قریب ایک معصوم بچی اقراء بنت رحمت اللہ غائب ہو گئی پولیس اسٹیشن صدر مردان میں بچی کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی گئی۔ پولیس نے بچی کی بازیابی کے لئے مکمل تعاون کیا اور 15 اگست 2019 کی شام بچی کی نعش بہت ہی خراب حالت میں مکان کے قریب کھیتوں سے برآمد ہوئی پوسٹ مارٹم کے بعد ننھی پری کو دفنا دیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب پولیس ایسے واقعات میں ملزمان کو گرفتار بھی کرتے ہیں لیکن واقعات میں کمی کی بجائے خطرناک حد تک اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حیوان بھی دوسرے حیوان کے بچوں سے ایسا نہیں کرتے۔ ملکی اور غیر ملکی میڈیا پر خبر نشر ہونے سے ہمارے معاشرے اور ملک کی بدنامی ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب میں ایک بوجھل ضمیر کے ساتھ یہاں پر اقراء، زینب، اسماء اور فرشتہ جیسی ننھی کلیوں کا ذکر کرتا ہوں جو اس ظلم کا شکار ہو چکی ہیں وہ ہم سے انصاف مانگ رہی ہیں۔ ہم کیوں ان معصوم بچوں کو تحفظ دینے میں ناکام ہیں جناب سپیکر صاحب بچوں کو ایسی واقعات سے محفوظ کرنے کے لئے اس مسلے پر سنجیدگی سے غور کرے اور میری درخواست ہے کہ اس معزز ایوان سے سخت سے سخت قانون سازی منظور کی جائے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کا سدباب ہو سکے۔